جبکہ اللہ تعالیٰ تو خبیر و علیم ہے۔ وہ دلوں کے راز جانتا ہے۔ اس طرح بندہ اپنی حاجت اللہ تعالیٰ کے دربار میں براہ راست پیش کر سکتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

وإذا سألک عبادی عنی فإنی قریب أجیب دعوة الداع إذا دعان ...

(البقرة : ١٨٦)

ترجمہ: اور جب آپ سے میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں (کہ میں کہاں ہوں؟) تو میں قریب ہوں۔ پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارے۔

اسی طرح ارشاد فرمایا:

... أدعونی أستجب لکم... (المومن : ٦٠)

ترجمہ: تم مجھے پکارو میں تمہاری دعاؤں کو سنوں گا۔

آخرت میں شفاعت:

آخرت میں شفاعت کا تصور کیا ہے؟ اس دن ہر طرح کا اختیار اللہ بزرگ و برتر کے ہاتھ میں ہوگا اور کسی کو اس کے حکم سے روگردانی کی ہمت نہ ہوگی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وما أدرک ما یوم الدین ○ ثم ما أدرک ما یوم الدین ○ یوم لا تملک نفس لنفس شیئا ط والأمر یومئذ لله ○ (انفطار:١٩-١٧)

ترجمہ: اور تمہیں کیا معلوم کے روز قیامت کیا ہے پھر تمہیں کیا معلوم کہ روز جزا کیا ہے؟ وہ دن کہ کوئی جی کسی بھی جی کا کچھ مالک نہیں ہوگا۔ اور حکم اس دن صرف اللہ کا ہوگا۔

قیامت کے روز مختلف شفاعتیں ہوں گی نیز دنیا کی شفاعت کے مقابلے میں ان کا طریقہ کار بھی مختلف ہوگا۔ چنانچہ آخرت کی شفاعت کی دو اقسام ہیں۔

غیر مقبول شفاعت:

(الف) ان معبودوں کی شفاعت جن کی پوجا اللہ کے علاوہ کی گئی ہو خواہ وہ معبود فرشتے ہوں، انبیاء ہوں یا نیک آدمی۔ یا جن و شیطان یا حیوانات و جمادات، ایسوں کی شفاعت قطعاً قبول نہیں ہوگی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

أم اتخذوا من دون الله شفعآء ط قل أو لو كانوا لا يملكون شيئاً ولا يعقلون ○ قل لله الشفاعة جميعاً... (الزمر ۴۴-۴۳)

ترجمہ: کیا انہوں نے اللہ کے علاوہ کسی اور کو سفارشی بنا رکھا ہے۔؟ کہہ دیجئے بھلا وہ نہ کسی شے کے مالک ہوں اور نہ ہی عقل رکھتے ہوں؟ تب بھی۔ کہہ دیجئے اللہ ہی کے لئے ساری کی ساری سفارش ہے۔

جو غیر اللہ کی عبادت کرتا ہے وہ مشرک ہے۔ اور از روئے قرآن کافر ہے لہٰذا ایسے افراد کی شفاعت انہیں ہرگز فائدہ نہ دے گی۔

(ب) وہ شفاعت جو اللہ تعالیٰ کی اجازت لئے بغیر کی جائے، یا اللہ تعالیٰ مشفوع لہ سے راضی نہ ہو۔ کیونکہ قرآن کریم میں ہے۔

من ذا الذی یشفع عنده إلا بإذنه... (البقرة : ۲۵۵)

ترجمہ: کون ہے جو سفارش کر سکے اس کی جناب میں؟ سوائے اس کی اجازت کے۔

اور اسی طرح سے:

ولا یشفعون إلا لمن ارتضی... (الانبیآء : ۲۸)

ترجمہ: اور وہ سفارش نہ کریں گے مگر اس کی جس سے اللہ راضی ہو۔

اسی طرح:

وكم من ملك في السموت لا تغني شفاعتهم شيئاً إلا من بعد أن يأذن الله لمن يشآء و يرضى O (النجم: ٢٦)

ترجمہ: کتنے ہیں آسمانوں میں فرشتے ان کی سفارش کچھ بھی فائدہ نہیں دیتی۔ مگر اس کے بعد کہ اللہ اجازت دے جس کے لئے وہ چاہے اور خوش ہو۔

مقبول شفاعت: اس کی دو قسمیں ہیں:

(1) آنحضور ﷺ کی شفاعت۔

(2) تمام انبیاء اولیاء صالحین وشہداء کی شفاعت۔

آنحضور ﷺ کی شفاعت:

اسے شفاعت عظمیٰ کہا گیا ہے، شفاعت کا یہ مقام، مقام محمود ہے جس کا قرآن شریف میں بھی ذکر آیا ہے:

ومن الليل فتهجد به نافلة لك عسى أن يبعثك ربك مقاماً محموداًO (بنی اسرئیل ۷۹)

ترجمہ: اور رات کی گھڑیوں میں تہجد پڑھا کیجئے امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود تک پہنچائے گا۔

صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث ہے آپ نے فرمایا: "قیامت کے دن جب لوگ قیامت کی ہولناکیوں سے گھبرا اٹھیں گے اور سورج ان سے قریب آجائے گا تو لوگ اس کی تاب نہ لاسکیں گے۔ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے کہ دیکھو ہمارا کیا حال ہوگیا ہے؟ کیوں نہ کسی کو سفارش یا شفاعت کے لئے کہا جائے۔ چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ

ابو البشر ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، اور فرشتوں سے سجدہ کروایا، خدارا ہماری سفارش اللہ کے ہاں کر دیجیے، جس پر حضرت آدمؑ جواب دیں گے کہ اللہ تعالیٰ کا غضب آج کے دن شدید ہے دوسرا مجھے اپنی غلطیاں بھی شفاعت سے روکتی ہیں۔ لہٰذا نوحؑ کے پاس جاؤ۔ وہ بھی یوں ہی جواب دیتے ہوئے فرمائیں گے کہ چونکہ میں نے اپنی قوم کے لیئے بددعا کی لہٰذا میں اس کا اہل نہیں۔ سب لوگ ابراہیمؑ کی طرف متوجہ ہوں گے تو وہ بھی اپنی غلطی پر پشیماں ہوتے ہوئے انکار کر دیں گے۔ پھر موسیٰ علیہ السلام کی طرف تمام لوگ رجوع کریں گے۔ لیکن موسیٰ علیہ السلام بھی اپنی قتل والی غلطی یاد کرتے ہوئے انکار کر دیں گے۔ لوگ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ بھی انکار فرمائیں گے۔ اور محمد ﷺ کی طرف جانے کو کہیں گے۔

چنانچہ تمام افراد میرے پاس (محمد ﷺ) کے پاس آئیں گے اور رسول اکرم ﷺ اٹھ کر عرش الٰہی کے نیچے سر بسجود ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی خوب حمد و ثناء بیان فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنا سر اٹھایئے، مانگئے، آپ ؐ کو دیا جائے گا۔ شفاعت کیجئے آپ ؐ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ چنانچہ محمد ﷺ اپنی امت کی حالت زار بیان کریں گے جس کے جواب میں ارشاد ربانی ہوگا۔

اے محمد ﷺ! آج جنت میں پہلے وہ افراد داخل ہوں گے جن کا کوئی حساب نہیں لیا جائے گا۔ چنانچہ میری امت کا ایک گروہ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہو جائے گا۔ یہ وہ افراد ہوں گے جنہوں نے کبھی شرک نہ کیا ہوگا۔

اسی طرح آپ ؐ کی شفاعت ان افراد کے لیئے بھی قبول کر لی جائے گی

جن پر آگ ان کے گناہوں کے باعث واجب ہوگئی تھی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

لکل نبی دعوة مستجابة فتعجل کل نبی دعوته، وإنی اختبأت دعوتی شفاعة لأمتی یوم القیامة فهی نائلة إن شاء الله، من مات من أمتی لا یشرک با لله شیئاً.

ترجمہ: ہر نبی کی ایک دعا ضرور قبول ہوگی اور ہر نبی نے اس دعا کے مانگنے میں جلدی کی میں نے اپنی دعا چھپائے رکھی اور اللہ تعالیٰ سے شفاعت کا حق طلب کیا جو بھی میری امت میں سے شرک میں مبتلا نہ ہوگا اسے یہ شفاعت نصیب ہوگی۔

(ب) مقبول شفاعت کی دوسری قسم فرشتوں، انبیاء، اور علماء وشہداء کی شفاعت ہے۔ جہاں تک فرشتوں کی شفاعت کی قبولیت کا تعلق ہے تو ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وکم من ملک فی السموات لا تغنی شفاعتهم شیئا الا من بعد ان یاذن الله لمن یشآء ویرضی ۝ (النجم:۲٦)

ترجمہ: کتنے ہیں آسمانوں میں فرشتے ان کی سفارش کچھ بھی فائدہ نہیں دیتی۔ مگر اس کے بعد کہ اللہ اجازت دے جس کے لئے وہ چاہے اور خوش ہو۔

انبیاء وصالحین وعلماء کی شفاعت بھی قرآن سے عموماً اور سنت سے خصوصاً ثابت ہے۔

فما تنفعهم شفاعة الشافعین ۝ (المدثر: ٤٨)

ترجمہ: اور نہیں نفع دے گی ان کو سفارش کرنے والوں کی سفارش۔ اور

لا یملکون الشفاعة الا من اتخذ عند الرحمن عهدا ۝ (مریم: ۸۷)

ترجمہ: اور نہیں تم مالک بنو گے سفارش کے مگر جس نے لیا ہو گا۔ اللہ کے ہاں کوئی وعدہ۔

اوران آیات سے معلوم ہوا کہ دوسری اور بہت سی شفاعتیں بھی ہوں گی۔ یہ آیات عام ہیں۔ سنت ان کو خاص کرتی ہے۔ ابن ماجہ، بیہقی اور بزار نے روایت کیا ہے کہ:

يشفع يوم القيامة ثلاثة، الأنبياء، ثم العلماء ثم الشهداء.

ترجمہ: قیامت کے دن تین قسم کے افراد سفارش کریں گے انبیاء، علماء اور شہداء۔

اسی طرح آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يشفع الشهيد في سبعين من أهل بيته.

ترجمہ: شہید اپنے خاندان کے ستر افراد کی سفارش کرے گا۔

یہ تمام شفاعتیں صرف تین امور کی بنیاد پر مقبول ہوں گی

1 ... من ذا الذي يشفع عنده إلا بإذنه ... (البقرة: ۲۵۵)

ترجمہ: کون ہے جو سفارش کرے اس کے پاس مگر اس کے اذن کے بغیر۔

2... ولا يشفعون إلا لمن ارتضى ... (الانبياء: ۲۸)

ترجمہ: اور نہیں وہ سفارش کریں گے مگر صرف اس کیلئے جس کیلئے وہ (اللہ) راضی ہو

3- کہ وہ شفاعت کسی کافر یا مشرک کے حق میں نہ ہو۔ کیونکہ ان کا جہنم میں ہمیشہ رہنا بہت سی آیات سے ثابت ہے۔

لہٰذا ایک مومن کو شفاعت کی حرص صرف اللہ سے رکھنی چاہئے اور یہ طلب کرنا چاہئے کہ اے اللہ تعالیٰ! ہمیں اپنے نبی ﷺ کی سفارش عطا فرما۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ عمل صالح بھی کرنے چاہئیں جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہو۔ کیونکہ بعض افراد کے بارے میں آنحضور ﷺ کی سفارش قیامت کے دن قبول نہ ہو گی۔ جب

آپ ﷺ حوض کوثر پر اپنے امتیوں کو پانی پلا رہے ہوں گے۔ تو کچھ لوگ آپ ﷺ سے دور ہٹا لئے جائیں گے۔ آپ ﷺ فرمائیں گے کہ یہ میرے امتی ہیں۔ انہیں اس سے کیوں محروم کیا جا رہا ہے؟ تو آپ ﷺ کو یہ جواب دیا جائے گا کہ تم نہیں جانتے انہوں نے تمہارے بعد دین کے ساتھ کیا کیا؟ لہٰذا جو بھی رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کا طالب ہو اسے یہ شفاعت اللہ سے مانگنی چاہئے۔ پیغمبر سے نہیں، اور تین امور کا خیال رکھنا چاہئے۔

1۔ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص اور ہر قسم کے شرک سے پرہیز کرے۔ کیونکہ حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ سے سوال کیا گیا: اے رسول ﷺ! کون آپ کی شفاعت کا حقدار ہوگا، آپ ؐ نے جواب دیا: "جس نے خالص دل سے **لا إلــه إلا الله** کا اقرار کیا"۔

2۔ کثرت سے عمل صالح کرے۔ کیونکہ آپ ؐ سے کسی نے جنت میں آپ کی رفاقت کی خواہش ظاہر کی تو آپ ؐ نے فرمایا: " کثرت سے سجدہ کرو"۔

3۔ آنحضور ﷺ پر کثرت سے دورد وسلام بھیجنا چاہئے۔ اور ان کیلئے وسیلہ طلب کرنا چاہئے جو کہ جنت کے درجوں میں سے ایک درجہ ہے۔ آپ ؐ کا ارشاد ہے:

فمن سأل لی الوسیلة حلت له الشفاعة.

ترجمہ: "جو میرے لئے وسیلہ مانگے گا اس کے لئے سفارش واجب ہو گئی"۔

حوض کوثر: یہ وہ حوض ہے۔ جو قیامت کے دن اللہ کے رسول ﷺ کو عطا کیا جائے گا۔ یہ جنت کی عظیم الشان اور خوبصورت نہر ہے۔ قرآن پاک میں اس نہر کا آپ ؐ سے وعدہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إنا أعطينك الكوثر O (کوثر: ۱)

ترجمہ: ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی۔

حوض کوثر کے اثبات میں بہت سی صحیح احادیث منقول ہیں جو تواتر کی حد کو پہنچی ہوئی ہیں۔ امام ابن عبدالبرؒ فرماتے ہیں: حوض کے بارہ میں حضورؐ سے متواتر آثار ہیں، اہل سنت اور اہل حق ان پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کی تصدیق کرتے ہیں۔

حضورؐ نے خود نہر کوثر کی تعریف کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا:

بينا أناأسير في الجنة إذا أنا بنهر حافتاه قباب الدر المجوف. قلت ماهذا يا جبريل؟ قال: هذا الكوثر الذى أعطاك ربك، فإذا طينه مسك أذفر (رواه البخاری)

ترجمہ: میں معراج کی رات جنت کی سیر کر رہا تھا اچانک میں ایک نہر کے پاس تھا جس کے دونوں کناروں میں موتیوں کے گنبد تھے۔ جو اندر سے خالی تھے۔ میں نے دریافت کیا اے جبرائیلؑ یہ کیا ہے؟ اس نے بتایا: یہ حوض کوثر ہے جو آپؐ کے رب نے آپؐ کو عطا کی ہے۔ اس کی مٹی کستوری کی تھی جس میں سے خوشبو آ رہی تھی۔

سیدنا عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

حوضى مسيرة شهر و زواياه سواء. ماؤها أبيض من اللبن وريحه أطيب من المسك، وكيز انه كنجوم السماء. من يشرب منها فلايظمأ ابداً (متفق عليه)

ترجمہ: "میرا حوض (حجم کے لحاظ سے) ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہے اور اس کے چاروں کنارے برابر ہیں، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو کستوری سے زیادہ عمدہ ہے اور اس کے آبخورے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں جو شخص ان آبخوروں سے پیئے گا کبھی

پیاسا نہیں رہے گا"۔

حوض کوثر سے سیراب ہونے والے لوگ اہل ایمان حوض کوثر پر اللہ کے رسولؐ سے ملیں گے۔ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بلاشبہ میرا حوض عدن سے ایلہ شہر اتنے فاصلے سے بھی زیادہ دور ہے۔اس حوض کا پانی برف سے زیادہ سفید اور شہد سے بھی زیادہ میٹھا ہے جس میں دودھ ملا ہوا ہے۔اس کے برتن ستاروں کی تعداد سے بھی زیادہ ہیں اور میں دوسری امت کے لوگوں کو اس حوض سے روکوں گا جیسا کہ آدمی لوگوں کے اونٹوں کو اپنے حوض سے روکتا ہے"۔
صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپؐ ہمیں پہچان لیں گے؟ آپؐ نے فرمایا: "بالکل تمہاری ایک خاص علامت ہوگی جو کسی دوسری امت کی نہ ہوگی۔تم میرے پاس سے گزرو گے تو تمہاری پیشانیاں اور تمہارے ہاتھ پاؤں وضو کے پانی سے چمکتے ہوں گے"۔(مسلم)

حوض کوثر سے محروم لوگ

سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: "بے شک میں حوض کوثر پر تم سے پہلے موجود ہوں گا۔جو شخص میرے پاس سے گزرے گا وہ (اس سے) پہلے پیئے گا اور جو شخص بھی اس سے پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہیں رہے گا۔مجھ پر کچھ لوگ پیش ہوں گے جنہیں میں پہچانتا ہوں اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے۔بعد ازاں میرے اور ان کے درمیان کوئی شے حائل کر دی جائے گی۔میں کہوں گا یہ تو میرے امتی ہیں۔چنانچہ کہا جائے گا کہ کیا آپؐ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپؐ کے بعد کیا کیا

بدعتیں ایجاد کی ہیں۔ آپ ؐ نے فرمایا میں کہوں گا کہ وہ لوگ دور ہو جائیں، دور ہو جائیں جنہوں نے میرے بعد دین میں تبدیلی کی"۔ (بخاری و مسلم)

حساب اور میزان

بندوں کا حساب کتاب اُن اعمال ناموں کے مطابق ہوگا جو میدان حشر میں ان کے ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔ اعمال نامہ بعض کو دائیں ہاتھ میں اور بعض کو بائیں ہاتھ میں ملے گا۔ اعمال نامہ پڑھتے ہی ہر شخص کو اپنا انجام نظر آ جائے گا۔

سورۂ انشقاق کی آیات 7 تا 12 میں فرمایا:

فأما من أوتی کتبه بیمینه ۝ فسوف یحاسب حساباً یسیرا ۝ وینقلب إلی أهله مسرورا ۝ وأما من أوتی کتبه ورآء ظهره فسوف یدعو ثبورا ۝ ویصلی سعیراً ۝

ترجمہ: پس جس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اس سے آسانی سے حساب لیا جائے گا اور وہ اپنے گھر والوں میں خوش خوش آئے گا اور جس کا اعمال نامہ پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا تو وہ موت کو پکارے گا اور دوزخ میں داخل ہوگا۔

نامہ اعمال ملتے ہی انصاف کے ترازو کھڑے کئے جائیں گے اور ایک ایک کر کے ہر شخص حساب کے لئے آگے بڑھے گا۔ ان میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کا حساب آسان ہوگا اور بعض سے سختی سے محاسبہ ہوگا۔ پہلے ان سے گناہوں کے اعتراف کے لئے کہا جائے گا اور چھوٹے بڑے تمام گناہ ان سے اگلوائے جائیں گے۔ اگر انہوں نے سچ کہا تو ان کے لئے بہتر ہوگا لیکن اگر انہوں نے جھوٹ سے کام لیا تو ان کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور ان کے اعضاء کو

گویائی (بولنے کی طاقت) دی جائے گی۔سورۂ یٰس میں فرمایا:

الیوم نختم علی أفواههم وتکلمنا أیدیهم وتشهد أرجلهم بما کانوا یکسبون (یٰسٓ:٦٨)

ترجمہ: آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگادیں گے اوران کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے اوران کے پاؤں اس کی گواہی دیں گے جووہ کرتے تھے۔

اعمال کے وزن کے لئے حد درجہ متوازی ترازو استعمال کئے جائیں گے۔ ہر ہر عمل میزان عمل میں رکھا جائے گا اور تولا جائے گا۔

ونضع الموازین القسط لیوم القیامة فلا تظلم نفس شیئاً ط وإن کان مثقال حبة من خردل أتینا بها وکفی بنا حاسبین ○ (انبیاء: ٤٧)

ترجمہ: اورہم قیامت کے دن انصاف کے ترازو رکھ دیں گے تو کسی شخص کی ذرا برابر حق تلفی نہ ہوگی اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہوگا تو ہم اس کو حاضر کردیں گے اور ہم حساب لینے والے کافی ہیں۔

پل صراط: اعمال کے وزن اور فراغت کے بعد سب کو پل صراط سے گزرنا پڑے گا۔ یہ کس قدر ہلاکت خیز ہوگا اس کا اندازہ اس سے کیا جاتا ہے کہ حضورؐ اس کے پہلو میں تشریف فرما ہوں گے اور لوگ گزر رہے ہوں گے اس وقت حضورؐ دعا کرتے ہوں گے کہ: اے اللہ سلامت رکھ، سلامت رکھ۔ (مسلم) ہر شخص پل صراط پر سے اس رفتار سے گزر جائے گا جیسا کہ دنیا میں اس کا عمل ہوگا۔ حضورؐ نے فرمایا: "بالآخر لوگ میرے پاس آئیں گے۔ میں کھڑا ہوں گا اور مجھ کو شفاعت کی اجازت ملے گی، امانت اور رحم پل صراط کے دائیں بائیں کھڑے ہوں گے پھر تم میں سے پہلا گروہ پل صراط سے بجلی کی طرح

گزرے گا"۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا حضورؐ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان بجلی کی طرح گزرنے کے کیا معنی ہیں؟ فرمایا: " کیا تم نے بجلی کو نہیں دیکھا ہے کہ ایک پل میں کس طرح گزر جاتی ہے اور لوٹ بھی آتی ہے پھر کچھ لوگ ہوا کی طرح گزریں گے، پھر پرندوں کی طرح گزرنے اور مردوں کی طرح تیز دوڑ کر نکل جائیں گے (گزرنے کا یہ فرق) اعمال کے لحاظ سے ہوگا اس وقت تمہارا نبیؐ پل صراط پر کھڑا رب سلم سلم کہتا ہوگا۔ جب بندوں کے اعمال کمزور پڑ جائیں گے اور حکم الٰہی کے تابع ہوں گے جس کو پکڑنے کا حکم ہوگا اس کو پکڑ لیں گے جس شخص کو صرف خراش لگ جائے گی وہ نجات پائے گا اور بعض لوگ دوزخ میں گرا دیے جائیں گے۔ چنانچہ اس کے بعد لوگ اپنے اپنے مقام جنت یا دوزخ میں چلے جائیں گے"۔ (مسلم)

دائمی زندگی:

عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ اھل جنت کو جنت میں اور اھل دوزخ کو دوزخ میں داخل کر دے گا تو پھر ان کے درمیان ایک پکارنے والا کھڑا ہوگا اور کہے گا اے جنت والو اب موت نہیں آئے گی۔ اے دوزخ والو اب موت نہیں آئے گی۔ ہر ایک اپنی جگہ ہمیشہ رہے گا۔ (مسلم)